روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 15 ستمبر 2009ء 24 رمضان المبارک 1430 ہجری 15 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 210

قرآن پڑھو

حضرت ابوامامہ الباھلیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

قرآن پڑھو کیونکہ قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع کے طور پر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن حدیث نمبر:1337)

محبت الٰہی ورضائے الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکبر اور بڑائی کو چھوڑ کر عاجزی وخاکساری اختیار کرے

قرآن کریم کو پڑھنے والا ہمیشہ ہدایت کے راستے پر گامزن رہتا ہے

قرآن کریم حسین اور جمیل ترین ہے، اس نے اپنی تعلیم کی بنیاد کمال کے انتہائی درجہ پر رکھی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 ستمبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحشر آیت 22 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکر کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ کلام الٰہی کا ان پر اثر نہیں ہوتا اور اپنی عاقبت کو بھول جاتے ہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت ثم قست قلوبکم کے حوالے سے فرمایا کہ یہ صرف واقعہ ہی نہیں بلکہ ایک پیشگوئی بھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں کرو گے تو تمہارے دل بھی اسی طرح سخت ہو جائیں گے پس ہوش کرو اور شیطان کے پنجے سے نکلو اور اپنے دلوں کی سختیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھر کر نرمی میں بدلو۔ حضور انور نے پاکستان میں احمدیوں کے کچھ حالات بیان کر کے پاکستان کے احمدیوں اور ملکی سلامتی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اول تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے، اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کرے اور عاجزی وانکساری اور خاکساری کو اختیار کرے۔ فرمایا دوسرا یہ کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے اور اب اس کی ملاقاتیں، دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔ پس یہ تکبر توڑنے اور اپنے دلوں کی سطح ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی محبت حاصل کرنے کے لئے وقت کے امام سے تعلق جوڑنا ضروری ہے۔ پھر دیکھو کہ مشرق ومغرب اور شمال وجنوب میں تم کس طرح عزت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ تب کلام الٰہی کے اسرار ورموز تمہیں سمجھ آئیں گے اور اس کا فہم حاصل ہوگا کیونکہ قرآن کو سمجھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے معلم کی ضرورت ہوتی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ قرآن کریم جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانے میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں۔

حضور انور نے قرآن کریم کے حسن، اس کی تعلیم اور اس کے مقام کے بارے میں ایک روایت بیان کی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ فرمایا کہ چونکہ قرآن کریم خاتم الکتب واکمل الکتب ہے اور صحائف میں سے حسین اور جمیل ترین ہے اس لئے اس نے اپنی تعلیم کی بنیاد کمال کے انتہائی درجے پر رکھی ہے۔ اس میں انسان کی طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق تعلیم دی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہمیشہ رہنے والی ہے جیسا کہ خود خدا فرماتا ہے کہ اللہ کا رسولؐ مطہر صحیفے پڑھتا ہے، ان میں قائم رہنے اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔ قرآن کریم میں ساری کتابیں اور ساری صداقتیں موجود ہیں، حکمتوں اور معارف کا جامع ہے، رطب ویابس کا ذخیرہ اس کے اندر نہیں، ہر ایک چیز کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے اور وہ ہر پہلو سے ایک نشان اور آیت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ وہ جامع کتاب اور ہدایت کا ذخیرہ ہے جس کا پڑھنے اور عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہدایت کے راستے پر گامزن رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن شریف کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان ودل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے، اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر ایک مخلص اور وفا شعار مکرم محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ عید الفطر مورخہ 21 ستمبر 2009ء کو بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمائیں گے۔ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق براہ راست نشریات کا آغاز 3:30 بجے ہوگا۔ اور پھر حضور انور کا خطبہ عید بھی براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں اور اس بابرکت پروگرام سے مستفیض ہوں۔

وقف عارضی اور نفس کا محاسبہ

مجلس شوریٰ 09ء کی تجویز بابت اضافہ علمی معیار کی سفارش نمبر 20 ان الفاظ پر مشتمل ہے۔

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقف عارضی کی سکیم کے متعلق فرمایا تھا کہ:

''تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں

باقی صفحہ 8 پر

ضرورت سیکیورٹی گارڈ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں سیکیورٹی گارڈ میں آسامیاں خالی ہیں۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات جن کے پاس اپنا لائسنس والا اسلحہ ہو ان کو ترجیح دی جائے گی۔ ایسے حضرات اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے نزول پر جذبات تشکر کا اظہار

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود کی ایسی محبت دلوں میں ڈالی ہے جس کی مثال آج دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور آپ کے ناطے پھر یہ خلافت سے محبت ہے

اللہ تعالیٰ اخلاص اور وفا اور محبت میں ہر احمدی کو بڑھاتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پر ہمارے جذبات تشکر پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوں اور ہماری تمام محبتوں کا مرکز خدا تعالیٰ کی ذات بن جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے بہتر تھے۔ انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں اہم ہدایات

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں اور بعض پہلی دفعہ شامل ہونے والے احمدیوں کے تأثرات کا رُوح پرور بیان

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍جولائی 2009ء بمطابق 31؍وفا 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے اپنی تمام تر برکتوں سے نہ صرف یہاں شامل ہونے والوں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی احمدیوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس میں شمولیت کی ان کو سیراب کرتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کو ایک امت واحدہ بنایا ہوا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اور ایک اہم کام تھا۔ اگر آج اس نکتے کو (۔) سمجھ لیں اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے مسیح (۔) کی بیعت میں آ جائیں تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حقیقی غلام بن جائیں گے اور (۔) کی طرف اٹھنے والی ہر دشمن آنکھ اور بد ارادے سے بڑھنے والا ہاتھ اس عافیت کے حصار سے ٹکرا کر نہ صرف بے ضرر ہو جائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آ جائے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 120 سال سے بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ سے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہ انسانی سلسلہ ہوتا تو ان دشمنوں اور مخالفین جو تمام تر ظاہری طاقتیں بھی رکھتے ہیں ان کے حملوں سے کب کا ختم ہو جاتا۔

ہر سال مَیں جلسہ پر ان فضلوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دوران سال جماعت پر کئے ہوتے ہیں۔ ان واقعات میں سے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہوئے ہوتے ہیں چند ایک لیتا ہوں اور وقت کی کمی کی وجہ سے ان میں سے دس فیصد بھی بیان نہیں کر سکتا۔ بہرحال یہ تو مختلف موقعوں پر یا تحریر میں جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً آتے رہیں گے۔ اس وقت مَیں حسب روایت جلسہ کے حوالہ سے شکر کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے لیکن یہ شکر تو ہم ان باتوں کا کر سکتے ہیں جو ظاہری ہیں اور جن کا ہمیں پتہ چل جاتا ہے۔ اکثریت کو ان کو احساس ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جلسے کے دنوں میں ایسے ہوتے ہیں جن کا ہمیں پتہ ہی نہیں چل رہا ہوتا یا اکثریت کو پتہ نہیں چل رہا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النحل کی ایک آیت میں فرماتا ہے (۔) (النحل: 19) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس یہ بات ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار ہمیشہ کرتی چلی جائیں۔ اُن باتوں پر بھی شکر گزاری جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے دیکھا اور اُن باتوں پر بھی شکر گزاری جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے دنوں میں پہلے دن بارش برسائی تو یہ بھی ہمارے فائدے کے لئے تھی، بارش روکی تو وہ بھی ہم پر فضل فرماتے ہوئے۔ ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھا جن کا ہمیں علم بھی نہیں تھا۔ پھر آج کل اِن ملکوں میں بلکہ پوری دنیا میں جو سوائن فلو (Swine Flu) پھیلا ہوا ہے، انفلوائنزا ہے، بڑی فکر تھی اور خیال تھا کہ جلسے کی وجہ سے جب مختلف جگہوں سے لوگ جمع ہوں گے تو یہ بھی علم نہیں کہ کس کس نے کس کس قسم کے جراثیم اٹھائے ہوئے ہیں اور عام حالات میں بھی جبکہ وبائی یا خطرناک بیماریاں نہ بھی پھیلی ہوں تب بھی ایک دوسرے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ بہرحال یہ خیال تھا کہ کیونکہ اس طرح فلو پھیلا ہوا ہے تو جلسے کے دنوں میں چند فیصد لوگوں کو یہ ضرور متاثر کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور سوائے چند ایک کیسز کے یعنی تین چار جو میرے علم میں آئے ہیں یہ بیماری کسی کو نہیں لگی اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ پس سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے فضل کو مانگتے ہیں تا کہ اس کے فضل ہم پر بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ: 159) پس یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قدردان اور جاننے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ شَاکِر استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر ہمارے شکر ہمارے دل کی گہرائیوں سے ادا ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ پھر ان کی بڑی قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے (۔) (ابراہیم: 8) اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس یہ حقیقی شکر گزاری تب ہو گی جب مستقل مزاجی سے ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ہے۔ وہ قدردان ہے اور علم بھی رکھتا ہے۔ اُسے علم ہے کہ کون حقیقی شکر ادا کر رہا ہے۔ اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی شکر گزار بننا چاہئے اور بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب اس مختصر ذکر کے بعد مَیں کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام شامل ہونے والوں کو بلکہ دنیا میں کسی جگہ بھی بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سننے والوں کو جو یہاں شامل ہوئے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ۔ قیمت 5 روپے

ہیں ان کو بھی اور جو دنیا میں سُن رہے تھے ان کو بھی ان کارکنان اور کارکنات کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کیونکہ والنٹیئرز کا ایک حصہ ایسا ہے جو دنیا میں جلسہ کے تمام پروگرام دکھانے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور انسانوں کی شکر گزاری کا ہمیں حکم بھی ہے۔ کیونکہ یہ شکر گزاری پھر خدا تعالیٰ کی حقیقی شکر گزاری کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (۔) کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ یا شکر ادا نہیں کرسکتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 مسند النعمان بن بشیر)

اس دفعہ مجھے اکثر ملنے والوں نے یہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظامات گزشتہ سالوں کی نسبت بہت اچھے تھے۔ تمام کارکنان اور کارکنات پہلے سالوں کی نسبت زیادہ مستعد اور اچھے اخلاق سے پیش آنے والے تھے۔ ہر شعبے نے اپنے فرائض کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق احسن رنگ میں ادا کرنے اور مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے اپنی تمام تر طاقتیں صرف کرنے کی کوشش کی۔ اس پر مہمانوں کو بھی بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔ میں جلسہ گاہ میں آتے جاتے بعض نوجوانوں اور لڑکوں کے چہرے دیکھا کرتا تھا تو صاف ظاہر ہو رہا ہوتا تھا کہ نیند کی کمی ہے اور تھکاوٹ کی شدت ہے۔ لیکن پھر بھی بڑی مستعدی سے اپنے کام پر کھڑے تھے۔ بلکہ میرے علم میں آیا کہ جلسے کے دنوں میں ایک شعبے کے ناظم اور ناظمہ جو بہن بھائی تھے، وہ بے آرامی کی وجہ سے، مستقل ڈیوٹی کی وجہ سے اور پھر انہوں نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا، کھانا نہیں کھایا یا رات کو کم کھانا کھایا تھا، بہر حال اس کی وجہ سے بیہوش ہو گئے۔ لگتا ہے یہ بہن بھائی ارادہ کر کے آئے تھے کہ کس حد تک ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال سکتے ہیں تاکہ ایک لمحہ بھی خدمت کا ضائع نہ ہو۔ لیکن یہ غلط چیز ہے۔ اس مشقت کی وجہ سے بیہوش ہوئے اور ڈاکٹری حکم کے مطابق ان کو پھر اس خدمت سے محروم ہونا پڑا اور آخری دن وہ ڈیوٹی نہیں دے سکے۔ تو اس لحاظ سے بھی اپنا خیال رکھنا چاہئے اور انتظامیہ کو بھی جوان کے ناظمین یا افسران ہوتے ہیں خیال رکھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ آرام کا وقت بھی دیا کریں اور ان کے کھانے پینے کا بھی خیال رکھا کریں۔ یہ بے لوث خدمت کے جذبوں کی بہت سی مثالیں ہیں جو ہمیں ڈیوٹی کے حوالے سے جلسہ کے دنوں میں نظر آتی ہیں۔ عجیب عجیب روحیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمائی ہیں۔ ان ڈیوٹی دینے والوں میں ایشین بھی تھے، یہاں کے مقامی انگریز لوگ بھی تھے، یہاں بسنے والے افریقن ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی تھے۔ گویا جس طرح جلسہ سننے والے ملٹی نیشنل تھے، ڈیوٹیاں دینے والے بھی مختلف قومیتوں کے تھے۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود کی جماعت پر فضل۔ بچے ہیں تو انہوں نے اپنی ذمہ داری کو جوان کے سپرد کی گئی تھی، پانی پلانے کی یا کھانا کھلانے کی یا کسی بھی کام کرنے کی، بڑے احسن رنگ میں ادا کیا۔ بڑے ہیں تو انہوں نے احسن رنگ میں ادا کیا۔ نوجوان ہیں، لڑکیاں ہیں عورتیں ہیں سب نے اپنے اپنے فرائض کو بڑی خوبی سے ادا کیا۔

اس سال حکومتی ادارے کی طرف سے ہیلتھ اینڈ سیفٹی (Health & safety) کی طرف خاص توجہ دینے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے لئے بھی ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا اور مختلف مواقع پر اس شعبے کو اس سے متعلقہ حکومتی نمائندے چیک بھی کرتے رہے۔ انسپیکشن (Inspection) کے لئے آتے رہے۔ کیونکہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی جلسہ سالانہ کے ہر شعبہ سے بھی تعلق رکھتی ہے اور جلسہ گاہ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ مہمانوں سے متعلق معاملات بھی ہیں اور کارکنوں سے متعلق بھی۔ اس لئے فکر تھی کہ کہیں کوئی کمی نظر آئی تو ان کو بہانہ مل جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ کے انتظامات ان کے معیار کے مطابق تھے۔

پھر پہلے دن خطبہ میں مَیں نے صفائی کی طرف توجہ دلائی تھی تو مجھے مہمانوں میں سے بعض کے خط آئے کہ آپ نے خطبے میں دروازوں پر پائیدان یا ٹاٹ رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی تاکہ بارش کی وجہ سے جو گند اور کیچڑ وغیرہ ہے اندر نہ جائے۔ جمعہ کے بعد جب مَیں غسل خانے میں گیا ہوں تو وہ بچھے ہوئے تھے اور پھر جہاں کارکنوں نے غسل خانوں میں صفائی کا خیال رکھا ہے مہمانوں نے بھی میرے کہنے کے مطابق اس پر عمل کیا اور غسلخانوں کو استعمال کرنے کے بعد اکثر نے صاف کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے کہ خلیفہ وقت کی آواز پر احمدیوں کو اطاعت کرنے کی توفیق ملتی ہے اور فوری طور پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا سوائن فلو کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بچاؤ کے لئے مَیں نے ہومیوپیتھی دوائی استعمال کرنے کا کہا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر پوری طرح عمل ہوا۔ کارکنان نے جو ہومیوپیتھی کے شعبہ کے متعلقہ کارکنان تھے، انہوں نے اسے مہیا کرنے کی پوری کوشش کی اور روزانہ 15-20 کلو دوائی استعمال ہوتی تھی۔ اتنی زیادہ مقدار میں دوائی کو مکس (Mix) کرنا بھی بہت مشکل کام ہے۔ مجھے یہ تو نہیں پتہ کہ وہ صحیح طرح مکس (Mix) کرتے رہے اور پھر دیتے رہے کیونکہ لیکوئڈ (Liquid) گولیوں پہ ڈال کے پھر دوائی بنائی جاتی ہے یا صرف میٹھی گولیاں ہی کھلاتے رہے۔ لیکن بہر حال یہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ ان میٹھی گولیوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفا رکھ دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ لجنہ کی طرف سے ایک دفعہ رپورٹ ملی کہ ایک خاتون نے دوائی کھانے سے انکار کیا، شاید اس لئے انکار کیا ہو کہ اس نے میرا خطبہ نہیں سنا تھا یا مَیں نہیں سنی تھیں۔ تو ڈیوٹی پر مقرر کارکنہ جو تھی اس نے کہا ٹھیک ہے اگر تم خلیفہ وقت کی بات نہیں مانتی تو تمہاری اپنی ذمہ داری ہے۔ اس پر فوراً اس نے ہاتھ بڑھا دیا کہ مجھے دوائی دے دو۔ تو یہ نظارے ہیں اطاعت کے جو احمدیوں میں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ بھی چھوٹے چھوٹے انعامات ہیں جو بظاہر چھوٹے لگتے ہیں لیکن بے انتہا انعامات ہیں جن کو ہم گن نہیں سکتے۔

اس سال عورتوں کی مارکی میں بھی عمومی رپورٹ یہی ہے کہ عورتوں نے جلسے کی کارروائی بڑی اچھی طرح سنی۔ کارکنات کو بہت کم خاموش کروانے کے لئے لکھے ہوئے بورڈ سامنے رکھنے پڑے۔ لیکن بہر حال ایک امریکہ سے آئی ہوئی خاتون نے مجھے کہا کہ عورتیں خاموش نہیں تھیں اور جلسہ پوری طرح سنا نہیں گیا۔ شاید کہیں ایک آدھ جگہ تھوڑے وقت کے لئے یہ صورت پیدا ہوئی ہو تو ہوئی ہو۔ لیکن عمومی طور پر یہی رپورٹ ہے کہ بڑی خاموشی سے سنا گیا اور بعض لوگوں کو مَیں نے دیکھا ہے کہ ان میں اچھائیاں تلاش کرنے کی بجائے کچھ برائیاں تلاش کرنے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ تو یہ خاتون بھی شاید انہی میں سے تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ میری تسلی کروانی تھی اتفاق سے فوراً ہی امریکہ کی ایک بچی، کالج کی سٹوڈنٹ، جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہے وہ ملنے کے لئے آ گئی۔ اس سے میں نے پوچھا کہ پہلی دفعہ آئی ہو کیسا لگا جلسہ؟ سنا ہے لجنہ کی مارکی میں شور تھا۔ تو اس نے فوراً کہا بالکل نہیں مَیں مختلف جگہوں پہ جا کے بیٹھتی رہی ہوں اور بڑی توجہ سے تمام عورتوں نے، بچیوں نے جلسہ سنا ہے اور خاص طور پر میری تقاریر کے دوران بڑی خاموشی رہی ہے۔ شور کا تو سوال ہی نہیں بلکہ مَیں تو اتنی متاثر ہوئی ہوں کہ بیان نہیں کرسکتی۔ تو جو اعتراض امریکہ سے آیا تھا اس کا توڑ بھی امریکہ سے آ گیا۔ بہر حال عورتیں بھی اور مرد بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ کی اصل برکات جلسے کی کارروائی سننے میں ہی ہیں۔

جلسہ کے انتظامات میں جو کمزوری رہی، یہ نہیں مَیں کہتا کہ ان کا ذکر نہیں کرنا چاہئے ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور کرنا چاہئے تاکہ آئندہ خیال رہے۔ لیکن جو کمزوریاں رہتی ہیں اس میں بھی بعض جگہ میں نے دیکھا ہے مہمانوں کا زیادہ قصور ہوتا ہے۔ جرمنی کا جلسہ بھی آ رہا ہے جس میں کسی حد تک UK کے جلسے کا رنگ ہوتا ہے پھر دنیا میں باقی جگہ بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں تو جب مَیں ہدایات دیتا ہوں تو باقی دنیا کو بھی اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مجھے اس دوران ایک رپورٹ ملی کہ اسلام آباد میں بعض رہائشی خیموں میں جب لوگ جلسے کے لئے گئے ہوئے تھے تو کچھ چوریاں ہوئی ہیں۔ خیموں میں رہنے والے مہمانوں کو خود یہ خیال رکھنا

چاہئے تھا کہ قیمتی چیزیں چھوڑ کر نہ جائیں اور اس طرح نہ ہی انتظامیہ کو ابتلاء میں ڈالیں اور نہ اپنے آپ کو۔ یہ ان مہمانوں کا قصور ہے جو باوجود بار بار کے اعلان کے کہ قیمتی چیزوں کو امانات کے دفتر میں رکھوائیں۔ پھر بھی اپنے خیموں میں چھوڑ کے گئے۔ کھلی جگہ چھوڑ کر جانا ویسے ہی لاپرواہی ہے۔ بے شک اگر ہر جگہ اچھا ماحول بھی ہو غلط قسم کے لوگ بھی آجاتے ہیں اور آتے ہیں اور جبکہ خیمے بھی کھلی جگہ پر ہوں اور ان کے اندر جانا بھی آسان ہو تو سامنے چیزیں پڑی ہوں تو دعوت دینے والی بات ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ان کی لاپرواہی ہے بلکہ بے وقوفی ہے جو بے احتیاطی کر کے اپنی قیمتی چیزیں چھوڑ کر چلے گئے۔ یا تو ساتھ لے کر جانی چاہئے تھیں یا جیسا کہ مَیں نے کہا دفتر میں متعلقہ کارکنان کے سپرد کر کے جانی چاہئے تھیں۔ لیکن انتظامیہ کو بھی اپنے انتظام بہتر کرنے چاہئیں۔ یہ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ متعلقہ شعبہ کی طرف سے خیموں میں بھی بار بار اعلان ہو اور دوسرے یہ کہ آپ جہاں بھی خیمہ بستیاں بناتے ہیں، آبادی کرتے ہیں، جہاں ٹینٹ لگاتے ہیں وہاں اس جگہ کو مکمل طور پر فینس (Fence) کرنا چاہئے اور صرف ایک یا دو گیٹس (Gates) ہوں اور وہاں پر بھی ڈیوٹی پر کارکنان موجود ہوں۔ جرمنی میں بھی اس طرح خیمے لگتے ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ان کا جلسہ بھی قریب آرہا ہے کیونکہ ایک دوسرے سے جیسا کہ مَیں نے کہا سبق بھی لینا چاہئے اور گیٹوں پہ علاوہ راؤنڈ کے سیکیورٹی کا انتظام بھی ہو۔ تو بہرحال یہ ایک زیادہ شکایت تھی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ باقی جگہوں پہ بھی ہو سکتی ہے۔

عمومی سیکیورٹی اور ٹریفک وغیرہ کے انتظامات اللہ کے فضل سے بہت اچھے تھے اور آج کل جو دنیا کے حالات ہیں، ہر ملک میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ گزشتہ سال سے پولیس کو بلکہ دو سال پہلے جو شکایات اٹھی تھیں وہ گزشتہ سال سے دور ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سال تو پولیس انسپکٹر نے لکھ کر دے دیا ہے اور کہا ہے کہ چاہے آپ اخبارات میں شائع کروا دیں کہ ٹریفک کی بہترین پابندی کی گئی اور بہترین ڈسپلن کا مظاہرہ کیا گیا جو ہمیں کہیں اور دیکھنے میں نظر نہیں آتا۔

ایک غیر از جماعت مہمان نے یہ اظہار کیا کہ گو یہاں مین روڈ پر پولیس والے کھڑے تھے لیکن وہ بھی ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے باہر ہی کھڑے تھے جلسہ کے اندر یعنی حدیقۃ المہدی کے اندر نہیں آئے۔ گو اس کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مجمع میں تو بے انتہا پولیس کی ضرورت پڑتی ہے اور پھر بھی کنٹرول نہیں ہوتا۔

آلٹن کے میئر نے بھی یہی کہا ہے کہ جو میرے تحفظات تھے کہ شاید دوسری (۔) تنظیموں کی طرح نہ ہوں سب دُور ہو گئے ہیں اور اب مَیں کھل کر یہ کہتا ہوں کہ آپ سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو انتظامات کئے گئے ان میں جہاں کارکنوں نے بھرپور جذبے سے کام کیا وہاں مہمانوں نے بھی تعاون کیا۔ خاص طور پر ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں، اس سال ٹرین کا بھرپور استعمال ہوا اور یہ پسند بھی کیا گیا اور تقریباً سب نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہمیں جلسہ گاہ پہنچنے میں بڑی سہولت رہی اور اپنی کار میں آنے سے جو ذہنی تناؤ اور کوفت ہوتی ہے اس سے بھی ہم بچے رہے اور ٹریفک جام وغیرہ سے بھی جان چھوٹ گئی۔

ایک بات جس کا اس مرتبہ مہمانوں نے میرے پاس اظہار کیا اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ امیر صاحب اور جلسے کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ رہائش گاہوں پر بار بار آ کر ہماری ضرورتوں کے بارے میں امیر صاحب بھی پوچھتے رہے اور انتظامیہ بھی پوچھتی رہی اور یہی نمونہ ہے جو ہمیشہ قائم بھی رہنا چاہئے اور دنیا کے باقی ممالک میں بھی انتظامیہ کو دکھانا چاہئے۔

باہر کی دنیا میں بسنے والے احمدی یا بیمار اور مجبور احمدی جو جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے ان کے بھی شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکسز آرہی ہیں کہ ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کر دیں جنہوں نے ہمارے لئے یہ تمام پروگرام اور عالمی بیعت دیکھنے اور سننے اور شامل ہونے ممکن بنائے۔ عربوں کی طرف سے بھی بے شمار پیغامات آئے ہیں کہ 24 گھنٹے جلسے کی کارروائی رہی اور ہمارے ایمانوں میں ایک عجیب روحانی تازگی پیدا ہوتی رہی۔ تمام دنیا ایم ٹی اے کے تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کر رہی ہے۔ بہرحال میں اپنی طرف سے بھی تمام کارکنان کام کرنے والے اور کام کرنے والیاں جو ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی رنگ میں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی اور جلسے کے مہمانوں کا بھی شکریہ کہ انہوں نے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے بھی صَرفِ نظر کیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مخلوقات کو اٹھائے گا تو اپنے ایک بندے سے پوچھے گا کہ میرے ایک بندے نے تجھ پر احسان کیا۔ کیا تُو نے اس کا شکریہ ادا کیا؟ تو وہ جواباً کہے گا کہ اے میرے ربّ مجھے معلوم تھا کہ یہ تیری طرف سے احسان ہے اس لئے مَیں نے تیرا شکر ادا کیا۔ اس پر اللہ کہے گا کہ تُو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا کیونکہ تُو نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا جس کے ہاتھ سے مَیں نے تجھ پر احسان کیا۔

تو یہ ہے روّیہ جو مومنوں کا ایک دوسرے کے لئے ہونا چاہئے اور یہی روّیے ہیں جو ایک لڑی میں پروئے جانے کے نظارے پیش کرتے ہیں۔

اب مَیں بعض مہمانوں کے تاثرات پیش کرنا چاہتا ہوں جو جماعت میں شامل نہیں لیکن جلسے میں شامل ہوئے ہمارے تعلقات کی وجہ سے ان کو موقع ملا۔ اور انتظامات سے بھی بے حد متاثر ہوئے اور جلسے کے ماحول نے بھی ان پر ایک روحانی اثر ڈالا۔ اسی طرح بعض احمدی جو پہلی دفعہ آئے اور جلسے نے ان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا ان کے بھی کچھ تاثرات ہیں۔

پہلے تو سویڈن کی کال مارک کاؤنٹی کے صدر ہیں یورپی یونین سے نمائندگی کر رہے ہیں، راجر کیلف۔ انہوں نے وہاں جلسے پہ کچھ بیان بھی کیا تھا، لکھ کر بھی دیا کہ مَیں نے اپنے ملک میں اپنی پارٹی کے لئے دنیا کے بہت سے ملکوں میں کانفرنسوں میں شرکت کی ہے اور آرگنائز بھی کی ہیں اور جلسے بھی اٹینڈ (Attend) کئے ہیں مگر جو پیار اور محبت کی فضا ہر رنگ، نسل اور ملک اور مختلف لباس پہنے ہوئے احباب کے درمیان دیکھی ہے، مجھے اس کی مثال کہیں نظر نہیں آئی اور خاص طور پر لمبے لمبے اجلاس اٹینڈ کرنے کے بعد پنڈال سے باہر آ کر تھکاوٹ کا بالکل احساس نہیں ہوا کیونکہ ہر طرف سے احباب اتنے پیار اور محبت سے ملتے تھے کہ تھکاوٹ کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔ افریقہ سے آئے ہوئے بادشاہ اور یورپ سے آئے ہوئے پارلیمنٹ کے ممبران اور دوسرے سیاسی لیڈران کو بھی ملنے کا جماعت احمدیہ نے پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔

پھر سویڈن کے ہی ایک بڑے بوڑھے سیاستدان ہیں 74-75 سال ان کی عمر ہے کہتے ہیں کہ پیار محبت اور ڈسپلن کا جو مظاہرہ مَیں نے ان تین دنوں میں اس جلسہ گاہ میں دیکھا ہے وہ بے مثال تھا، ایک ہی آواز پر سب کھڑے ہو جاتے تھے اور ایک ہی آواز پر سب بیٹھ جاتے تھے اور یہ سب صرف ایک شخص کی محبت کی وجہ سے تھا۔ یہ میری زندگی کا پہلا اور واحد اور عجیب تجربہ تھا جس کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ مَیں نے اپنی 74 سالہ زندگی میں جس مسرت اور لذت کا تجربہ یہاں کیا وہ منفرد ہے جو میرے لئے بیان کرنا ممکن نہیں۔

پھر قازقستان کے ایک پروفیسر گنگس کَرَاکْمتُولِی صاحب ہیں ورلڈ ہسٹری کے پروفیسر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا یہ اجتماع جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی خوبصورتی اور اس کے حسین نظریات کی کامیابی کی گواہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جماعت کے نظریات دوسرے مذاہب کا احترام سکھاتے ہیں۔ نیز ایک پُرامن خوشیوں بھری زندگی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ انجام کار یہ نظریات ہی کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ (۔) جماعت احمدیہ کو تمام نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ ہم پہلی دفعہ یہاں آئے ہیں۔ ہم نے سوچا بھی نہ تھا کہ اس طرح عزت اور احترام کے ساتھ ہمارا استقبال ہوگا۔ جو ہم نے یہاں ان دنوں میں دیکھا ہے اس کی ہم کو توقع نہیں تھی۔

پھر قازقستان کے ہی ایک پروفیسر سرگئی مانا کوف صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے متعارف ہونے کی طرف پہلا قدم ہے لیکن یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کی

تعلیمات انسانی ہمدردی، امن، آشتی اور تمام انبیاء اور مذاہب کے احترام پر مبنی ہیں۔ ایسے لوگوں کے درمیان ہونا ایک اعزاز کی بات ہے کہ جنہوں نے حق کو تلاش کرلیا ہے اور اب ساری دنیا تک پہنچانے کے لئے اس حق کو اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے لئے سب سے قیمتی اور قابل قدر چیز اللہ کی مخلوق اور اس کی بھلائی ہے۔ یہ بات یہاں آنے والے مختلف ممالک کے نمائندگان سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں ضرورتمندوں اور محتاجوں کی خدمت کے لئے سکولز، ہسپتال، لائبریریاں تعمیر کرتی ہے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ حسن خلق میں جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان ہے، جلسہ سالانہ میں مختلف ممالک سے شامل ہونے والے مذہبی وغیر مذہبی لوگ عام ٹورسٹس نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مرزا غلام احمد کی تعلیمات کی حقیقت سمجھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہمیں اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہے کہ جلسے میں شامل ہونے والے ہزاروں مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کی دیکھ بھال ایک بہت مشکل کام ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ بدلے کے طور پر آپ سب اور آپ کے اہل وعیال صرف اور صرف خدا کی رضا اور اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔

پس یہی ہے جو ہمارے کارکنان کا طرہ امتیاز ہے اور اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم مہمان نوازی اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔

پھر قازقستان ہی کی ایک عورت نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا کہ: اپنے ساتھ سب کے حسن سلوک کو ہم نے ایسے محسوس کیا کہ جیسے ہم وہ مہمان ہوں جن کا دیر سے انتظار تھا اور ہمارے سب کاموں کا بہت خیال رکھا گیا۔ ہم دل کی گہرائیوں سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے حق میں اس امر کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے اور جماعت کی سچی تعلیمات کا نور دنیا کے ہر ملک، شہر اور انسانی روح کو منور کردے۔

پھر جو بینن سے آئے ہوئے تھے ڈاکٹر جان الیگزانڈر وزیر مملکت برائے سیاسی امور اور مشیر خاص صدر مملکت کے۔ یہ جب مَیں دورے پہ گیا ہوں تو مجھے وہاں بارڈر پر ریسیو (Receive) کرنے آئے تھے اس وقت سے ان کی دوستی کا ہاتھ بڑھا ہوا ہے اور بڑے وفا سے نبھا رہے ہیں حالانکہ عیسائی ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی (۔) ہے اور دنیا میں (۔) کا مستقبل صرف احمدیت ہی ہوسکتی ہے اور احمدیت نے ہمیں (۔) کا ایک نیا چہرہ دکھایا ہے جو اس سے قبل ہم نے کسی (۔) میں نہیں دیکھا اور یہ دراصل محبت، بھائی چارے، خلوص اور انسانیت کی خدمت کا چہرہ ہے۔ روحانیت کی اعلیٰ اقدار کا حامل چہرہ ہے۔ علم اور روحانیت کا زبردست امتزاج ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا ماٹو ہی ہے جس کی عملی تصویر جماعت احمدیہ ہے جو ایک الٰہی مذہب کا مقصد ہوتا ہے اور اسی سے آج ساری دنیا کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ 30 ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں لیکن ہمارے لئے یہ بات ماننے والی نہیں تھی۔ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ سارے انتظامات پُر امن اور پُرسکون ماحول، محبت وخلوص اور ایک دوسرے کے احترام سے پُر ہے۔ کہتے ہیں یوں لگتا ہے کہ یہ کوئی اور ہی مخلوق ہو جس کو دنیا کی خودغرضی اور مسائل سے کوئی تعلق نہ ہو۔ یہ تو لوگ نہیں فرشتے ہیں جنہوں نے آسمان سے زمین پر آ کے رہنا شروع کر دیا ہے۔ انتظامات میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی اس طرح تربیت ہوئی ہے گویا ماؤں کے رحموں سے تربیت پا کر آئے ہیں۔ کاش ہمارے ملک بینن میں بھی ہم ایسے ہو جائیں۔ ہر ایک نے بڑی عزت اور محبت سے ہمارا خیال رکھا ہے۔ ہماری زندگی میں اس کی یاد ہمیشہ رہے گی۔

تو یہ تربیت ہے جو یقیناً احمدی بچوں کی مائیں کرتی ہیں اور اس کو جاری بھی رکھنا چاہئے۔ یہی چیز ہے جو احمدیت کا طرہ امتیاز ہے۔

پھر کہتے ہیں: ایسا بھائی چارے کا ماحول ملا ہے جو بینن میں کبھی نہیں ملا۔ آج بھی دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو امن بھائی چارہ چاہتے ہیں کاش دوسرے سب (۔) احمدیت کو سمجھ لیں۔ پھر کہتے ہیں کہ عالمی بیعت اور آخری روز کا جو میرا خطاب تھا اس نے تو ہماری دنیا بدل دی۔ (حالانکہ ابھی عیسائی ہیں)۔ اللہ کرے کہ یہ (۔) ہم سب کا مقدر بن جائے اور ہماری ہدایت کا موجب بن جائے۔ عالمی بیعت اور بعد ازاں زار وقطار آنسوؤں سے اپنے دلوں کو صاف کرتے اور دھوتے ہوئے لوگوں کو پایا۔ ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ اس وقت کوئی خاص آسمانی نزول ہو رہا تھا جس میں ہم لوگ بھی شامل تھے۔

پھر کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا ہی انتظار ہے کہ ہم اپنے ملک جائیں اور لوگوں کو بتا سکیں کہ احمدیت ہی ہے جس کے سائے تلے ہم زندگی گزار سکتے ہیں۔ ایسی زندگی کہ بلاخوف ہو اور دوسری طرف خدا سے ملانے والی ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ جب اللہ کے بندے کسی بھی سچائی کو لے کر چلتے ہیں تو مخالفین اس کی راہ میں روک پیدا کرتے ہیں لیکن مَیں اپنے ملک میں جہاں تک ہوسکا کوشش کروں گا کہ جماعت کو کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ پھر بہت ساری باتیں میرے سے کرتے رہے آخر پر مجھے کہنے لگے کہ آپ سمجھیں کہ بینن میں آپ کا ایک بچہ موجود ہے۔

پھر سیرالیون کے ایک جسٹس Abdulai Sheikh Fofanah ہیں انہوں نے لکھا کہ جلسہ بہت شاندار تھا اور میرے لئے ہمیشہ ایک مقدس یادگار کے طور پر رہے گا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھائیوں کی طرح پیار سے رہتے ہیں اکٹھے نمازیں پڑھتے ہیں اور (۔) کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے گورنر تھے بَامْبَارَا اَیْلوَا۔ انہوں نے لکھا کہ خاکسار برکینا فاسو کی نمائندگی میں یہاں آیا ہے اور دلی جذبات جماعت احمدیہ کے سربراہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اس جلسے میں مَیں نے دیکھا کہ بلاشبہ دنیا کی ہر قوم اور ہر نسل موجود ہے لیکن یک رنگ اور سب ہی انسانیت کے علمبردار نظر آتے ہیں۔ آج کا جلسہ کسی بھی قسم کے رنگ ونسل کے فرق سے بالاتر ہو کر ہو رہا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی واضح عکاسی کرتا ہے اور اسی ماٹو سے ساری دنیا کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ میرے ملک میں تمام تر عزت ووقار کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے صرف 20 سال میں ہی برکینا فاسو کے دور دراز کے علاقوں کے دل جیت لئے ہیں۔ ہم اس بات کو بہت جلد پہچان گئے ہیں کہ یہ جماعت ہی ہے جس میں انسانیت کی خدمت بلاتمیز رنگ ونسل، مذہب ملّت ہے اور صرف روحانی مائدہ ہی نہیں بلکہ جسمانی خدمات بھی پہنچانے میں آپ صف اوّل میں ہیں۔

کہتے ہیں کہ جماعت ہمارے ملک میں تعلیم، پانی، بجلی کی فراہمی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ صدر مملکت نے فیصلہ کیا کہ جماعت کو اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ملک کا اہم اعزاز 'تمغہ امتیاز' دیا جائے جو گزشتہ ستمبر جشن آزادی کی تقریب میں جماعت احمدیہ کو دیا گیا تھا۔

پس ہم تو ان سے کسی قسم کا انعام نہیں چاہتے۔ خدمت کرتے ہیں تو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور یہی جذبہ ہے جو ہر کارکن کا ہے اور ہر احمدی کا ہے۔

پھر اِبْرَاھِیْم جِیَامَا گرْبَا صاحبہ، خاتون ہیں۔ یہ نیامی کی میئر ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ آپ کے ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور میں نے یہاں اس کا عملی نظارہ دیکھا ہے۔ ساری دنیا سے مختلف مذاہب اور رنگ ونسل کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ آپ میں سے ہر چھوٹے بڑے مرد عورت نے ہمیں محبت ہی دی ہے اور جس طرح ہمارا خیال رکھا گیا ہے یہ دن ہم ہرگز نہیں بھول سکتے۔

پھر امریکہ کے ایک احمدی ہیں احمد نورالدین صاحب۔ کہتے ہیں کہ پہلی دفعہ یہاں آ کر جو کچھ مَیں نے دیکھا میرے آنسو بہنے لگے اور میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے رونے لگا۔ یقیناً وہ

وقت قریب ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے اس خوشگوار تجربے پر ایک کتاب لکھ سکتا ہوں۔ میرے جذبات ہیں ان کو بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور مہربانیوں کو گننا ایک مشکل امر ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں روحانی طور پر سیراب ہو کر گھر فلاڈیلفیا امریکہ لوٹ رہا ہوں۔ مَیں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور ان کو چھوڑتا ہوں اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے عظیم خادم حضرت مسیح موعود کے پیغام کو تمام ان لوگوں کو جن تک میں پہنچ سکوں گا پہنچاؤں گا۔

محترمہ صَوَاد رَزُوْق صاحبہ، بیلجیئم کی مسلمان ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ بنیادی طور پر یہ مراکو سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن عرصے سے یہاں آباد ہیں، ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں۔ انہوں نے وہاں تقریر بھی کی تھی جلسے پہ پیغام دیا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ جلسے میں شامل ہونا میرے لئے یہ پہلا عظیم تجربہ تھا جو مَیں پہلے سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ پھر جب دعوت تھی اس میں گئی ہیں تو وہاں میری اہلیہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں تو انہوں نے ان کو (۔) کی۔ (۔) اس طرح کی کہ آنحضرت ﷺ کا مقام حضرت عیسیٰؑ کا مقام اور حضرت مسیح موعود کی آمد، بعثت، احمدی کیا سمجھتے ہیں، ان باتوں پہ آدھا گھنٹہ ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارے جو مشنری ہیں ان کو ان کا حوالہ دے کر کہا کہ مَیں اُن کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے مجھے اس طرح سمجھایا ہے کہ میرا ذہن اب بالکل تبدیل ہو چکا ہے اور وہاں اس کے بعد کہتی ہیں کہ مَیں مزید جو معلومات ہیں امام مہدی کے بارے میں وہ حاصل کرنا چاہتی ہوں اور رات ڈھائی بجے تک وہ بیٹھی معلومات لیتی رہی ہیں اور انہوں نے میری اہلیہ کا حوالہ دے کر کہا کہ انہوں نے مجھے کچھ ایسا سمجھا دیا کہ اب چین نہیں آ سکتا جب تک مَیں پوری معلومات نہ لے لوں۔

اور پھر کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے عقائد و نظریات سے مجھے دوبارہ روحانی زندگی عطا ہوئی ہے اور اب امام مہدی کی آمد کے بعد جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے (۔) کا مستقبل روشن نظر آ رہا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ مَیں احمدیت قبول کروں تو صرف مَیں اکیلی احمدیت قبول نہیں کروں گی بلکہ میرے ساتھ میرے عزیز و اقارب اور دوست اور کئی تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل ہوں گے۔

اور میرے آخری خطاب کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آخری حصے میں عرب سے تعلق رکھنے والے احمدیوں سے خطاب کرتے ہوئے جو آپ نے کہا کہ لوگ جاگیں، یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور مکّہ میں جا کر حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس دوران کہتی ہیں مَیں بہت روئی اور میری آنکھوں سے آنسو اُمڈ آئے کیونکہ مَیں عرب قوم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ہوں اور ایک دن قبل ہی بیگم صاحبہ نے مجھے ضرورت امام مہدی اور صداقت مسیح موعود کے بارہ میں بتایا۔ مجھے اس لمحے محسوس ہوا (پھر میرا حوالہ دیا) کہ جیسے وہ مجھے خود مخاطب ہیں۔ تو کہتی ہیں کہ میرے دل میں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہوا کہ آپ لوگوں پر دنیا کے کئی ممالک میں بے حد ظلم جاری ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ UK میں اکیلی نہیں ہوں گی بلکہ میرے ساتھ پارلیمنٹ کے مزید ممبر بھی شامل ہوں گے۔

تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ جلسہ کے موقع پر ایک خاموش (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہوتی ہے۔ لوگ خود بھی ماحول سے اثر لے رہے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے مل کر بھی اثر لے رہے ہوتے ہیں اور انفرادی طور پر بھی (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمارے ڈیوٹی والے خدام بھی ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے پتہ لگا کہ ایک بس کا ڈرائیور ایرانی تھا۔ اس کو ایک خادم نے وفات عیسیٰ اور حضرت مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں بتایا۔ تو جلسہ کے موقع پر یہ موقعے بھی ساتھ ساتھ مل رہے ہوتے ہیں اور یہ بھی ایسے اللہ کے فضل ہیں جن کے بعد میں بہترین نتیجے نکلتے ہیں۔

پھر ایک احمدی خاتون ہیں مکرمہ رِیْم شَرِیْقِی اَخْلَفْ صاحبہ، یہ کہتی ہیں پہلی دفعہ مَیں نے شرکت کی اور جو جذبات تھے انہیں دنیا کی کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی۔ اس جلسے کی عظمت اور حسن تنظیم اور رضاکارانہ ڈیوٹی دینے والوں کا جذبہ دیکھ کر فوراً یہ سوال دل میں اٹھتا تھا کہ دنیا میں کون اتنی منظّم شکل میں یہ کام کر سکتا ہے۔ اتنی بڑی تعداد کی ضیافت کون کر سکتا ہے۔ ایک دل پر اتنے ہزاروں ہزار لوگوں کو کون جمع کر سکتا ہے۔ تو اس کا ایک ہی جواب ملتا کہ خدا کا ہاتھ آپ کے اوپر ہے اور وہی دلوں میں محبت اور الفت پیدا کرتا ہے اور وہی کام آسان کرتا ہے۔ کہتی ہیں پہلے مَیں عالمی بیعت ٹی وی پر دیکھتی تھی۔ خود حاضر ہو کر بیعت کرنا تو ایک خواب تھا جو امسال خدا تعالیٰ نے پورا کیا۔ (انہوں نے بھی کچھ عرصہ پہلے ہی بیعت کی ہے۔) جلسہ گاہ میں بیٹھ کر بیعت کرتے وقت لگا کہ گویا میں ایک نئی دنیا میں ہوں۔ شدت جذبات سے دل کی اور ہی حالت ہو رہی تھی۔ بدن پر لرزہ طاری تھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خدا کی رحمت و عفو پر نظر تھی اور دل میں خوشی کی لہر۔ سجدہ شکر میں تو گویا میں نے خدا تعالیٰ کو اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر محسوس کیا۔ خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور تقصیروں کی معافی مانگی۔ ایسے لگا کہ یوم قیامت ہے اور دنیا بہت چھوٹی ہو گئی ہے۔

پھر ایک اور خاتون ہیں مکرمہ عَبِیْر رَضَا حِلْمِی صاحبہ، کہتی ہیں کہ جلسہ کے آخری لمحات میں شدید جذبات غالب رہے اور مَیں کہہ رہی تھی کہ جب مَیں واپس مصر پہنچوں گی تو اہل وطن کو چیخ چیخ کر کہوں گی کہ..........نشان ظاہر ہو گیا ہے۔ پس اس کی تصدیق کے لئے دل سے کوشش کرو۔

پھر ایک خاتون ہیں عزیز اَمَانی عودہ صاحبہ۔ کہتی ہیں کہ مَیں اس دفعہ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ یہ دیکھ کر کہ اتنے زیادہ لوگوں کی مہمان نوازی ایک ہی وقت میں اتنے اچھے انتظام کے ساتھ ہو رہی ہے بڑی حیرت ہوتی ہے۔

ربیع مفلح عودہ کہتے ہیں جلسے کی کوریج کے لحاظ سے بہت بہتری تھی۔ میں مہمان نوازی اور حسن سلوک سے بہت متاثر ہوں اور پورے سال اور جلسے کے دوران دل میں اٹھنے والے سوالات کا کافی وشافی جواب جلسے میں مجھے مل گیا۔ یعنی کارروائیوں پروگراموں میں۔

مکرم عبدالرؤوف ابراہیم قزق صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ محسوس کیا کہ یہ جلسہ عربوں کے لئے مخصوص تھا۔ انشاء اللہ دشمنوں کی ڈالی ہوئی تمام روکیں زائل ہو جائیں گی اور انشاء اللہ عرب فوج در فوج جماعت میں داخل ہوں گے۔ گویا کہ ایک بند ٹوٹ گیا ہے۔ مخالفین کا تکبر ٹوٹ جائے گا اور عنقریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا جھنڈا پورے بلاد عربیہ پر لہرانے لگے گا اور عنقریب یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ صُلَحَآءُ الْعَرَبِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ کا الہام بڑی شان سے پورا ہوگا۔

دنیا کے بہت سے ممالک اور خاص طور پر عرب ممالک سے ایسے پیغامات جلسہ کے بعد ملے جن سے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں کی بارش برسائی ہے۔ جہاں دنیا ہوا و ہوس میں مبتلا ہے مسیح (موعود) کے غلام اپنی روحانیت میں ترقی کے لئے کوشش میں مصروف ہیں اور ایک نئے جذبے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک سے یہ پیغامات آ رہے ہیں اور کثرت سے آ رہے ہیں اور جذبات کا اظہار اس شدت سے ہے کہ جسے بیان کرنا ممکن نہیں کم از کم مشکل ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود کی ایسی محبت دلوں میں ڈالی ہے جس کی مثال آج دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور آپ کے ناطے پھر یہ خلافت سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص اور وفا اور محبت میں ہر احمدی کو بڑھاتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پر ہمارے جذبات تشکر پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوں اور ہماری تمام محبتوں کا مرکز خدا تعالیٰ کی ذات بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پردہ کی ضرورت اور اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:-

مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کیلئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بیٹوں کیلئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کیلئے یا مردوں میں سے ایسے خادموں کیلئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کیلئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (النور:31-32)

آنحضرت ﷺ کی درج ذیل احادیث پردہ کے سلسلہ میں قابل توجہ ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی انسان کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا انسان کو خوشنما و خوبصورت اور باوقار بنا دیتی ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں میں اور حضرت میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس تھے کہ ایک نابینا صحابی ابن ام مکتومؓ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ہم دونوں کو ان سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا، کیا وہ نابینا نہیں جو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتا؟ حضورؐ نے فرمایا کیا تم بھی دونوں نابینا ہو کہ اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں۔ بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو بہت دُور کے فاصلہ سے بھی آسکتی ہے۔ (مسلم کتاب اللباس)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو دینی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظراندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ 29-30)

حضرت مصلح موعود پردہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

''شرعی پردہ جو قرآن شریف سے ثابت ہے یہ ہے کہ عورت کے بال، گردن اور چہرہ کانوں کے آگے تک ڈھکا ہوا ہو۔ اس حکم کی تعمیل میں مختلف ممالک میں اپنے حالات اور لباس کے مطابق پردہ کیا جا سکتا ہے''۔ (الفضل 8 نومبر 1924ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

''قرآن نے پردہ کا حکم دیا ہے انہیں (احمدی مستورات کو) بہرحال پردہ کرنا پڑے گا یا وہ جماعت کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کا یہ مؤقف ہے کہ قرآن کریم کے کسی حکم سے تمسخر نہیں کرنے دیا جائے گا نہ زبان سے اور نہ عمل سے اسی پر دنیا کی ہدایت اور حفاظت کا انحصار ہے''۔

(الفضل 25 نومبر 1978ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

''بڑی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں کیونکہ اگر آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو پھر دنیا میں اور کون سی عورتیں ہوں گی جو......اقدار کی حفاظت کیلئے آگے آئیں گی''۔

(الفضل 28 فروری 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ قبل محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کو ایک خط میں بعض ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔ ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں۔ مجھے زیادہ بڑے بڑے کام نہیں چاہئیں۔ ان باتوں پر دھیان دیں۔

نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا۔ ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں۔ آپ کے پاس کوائف ہونے چاہئیں۔ باہر کے محلوں میں خاص نگرانی کی ضرورت ہے''۔ (روزنامہ الفضل 12 مارچ 2005ء)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم بریگیڈئیر (ر) دبیر احمد پیر صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 28/ اگست 2009ء کو پہلی پوتی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام فرح ایمان رکھا گیا ہے۔ بچی کے والد کا نام مکرم شکیل احمد صاحب ہے نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت پیر اکبر علی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک' صالحہ' خادمہ دین' ذہین و فطین' خلافت سے محبت کرنے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم رضوان احمد خان صاحب کو 5 ستمبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کی وقف نو کی تحریک میں شمولیت کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے اور اس کا نام قرۃ العین خان تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم عطاء اللہ صاحب ولد مکرم معراج الدین صاحب دارالفضل ربوہ کی نواسی اور مکرم محمد امیر شاہ خان صاحب مرحوم باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور والدین کیلئے نورالعین بنائے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی میں روزنامہ الفضل کے مستقل مندوب ہیں اور یہ خدمت آنریری سرانجام دے رہے ہیں احباب جماعت ان سے نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ سالانہ چندہ =/1800 روپے ششماہی =/900 روپے سہ ماہی =/450 روپے اور خطبہ نمبر =/400 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

آزمائشی دمہ کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے

الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔

ہمارے چند خصوصی معالجات

جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔

مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔

بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔ فون: 001-416-832-7056

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

خوشخبری
ہومیوپیتھک پوٹینسی اور علاج اب مزید آسان

ا

پوٹینسی	دو ڈرام گولیاں	دو ڈرام قطرے
30, 200, 1000	5/-	10/-
10M, 50M, CM	10/-	15/-

ب ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج
''عظیم خان فری ہومیو ڈسپنسری''
زیرنگرانی عزیز ہومیو پیتھک کلینک رحمٰن کالونی ربوہ
صرف دس روپے کے ٹوکن پر
ایک ہفتہ کی دوائی بالکل مفت حاصل کریں۔

ج خوبصورت ہومیو پیتھک بریف کیس
اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق
60 مفرد ادویات سے 240 مفرد ادویات
20 مرکب نسخہ جات سے 204 مرکب نسخہ جات
پر مشتمل بریف کیس
اور اس کے علاوہ جرمن شوابے، فرانس و پاکستانی ہومیو ادویات اور ہومیو پیتھک سامان نہایت مناسب قیمت پر حاصل کریں۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ۔ 35460 پاکستان، Fax: 047-6212217
ڈگری کالج روڈ رحمان کالونی ربوہ
فون نمبر: 047-6005666, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6212399, 0333-9797798

خبریں

آئین اصل شکل میں بحال اور کنکرنٹ لسٹ ختم کریں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ 1973ء کے آئین میں کی جانے والی تمام ترامیم کو ختم کر کے آئین کو اصل شکل میں بحال اور کنکرنٹ لسٹ کو بھی ختم کیا جائے گا، این ایف سی ایوارڈ، شمالی علاقہ جات کے مسائل، مشترکہ مفادات کی کونسل سمیت تمام مسائل کو حل کیا جائے گا۔ معاشی استحکام کیلئے سیاسی استحکام کی ضرورت ہے، دہشت گردی ختم ہوگی تو فیکٹریاں چلیں گی، امن وامان کی بحالی اولین ترجیح ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور چیمبر آف کامرس کے لائف اچیومنٹ ایوارڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

قوم پانی، بجلی اور گیس کے بحرانوں کیلئے تیار رہے

وزیراعظم نے لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنے والے وقت میں قوم کو تین بڑے بحرانوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، قوم کو بجلی، گیس اور پانی کے بحرانوں کیلئے تیار رہنا ہوگا۔ بجلی کا بحران حل کرنے کے لئے شارٹ میڈیم اور لانگ ٹرم پالیسی تیار کر لی ہے، دہشت گردی کی وجہ سے سرمایہ کاری متاثر ہوئی ہے۔ صنعتی زون کو بجلی بلاتعطل فراہمی کیلئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

فضل اللہ فورسز کے نرغے میں ہے، بچ نہیں سکے گا

وفاقی وزیرداخلہ رحمٰن ملک نے تصدیق کی ہے کہ مولوی فضل اللہ فورسز کے نرغے میں ہے۔ بچ کر نہیں جاسکتا۔ بلوچ قیادت کے مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہیں، بہت جلد منظر عام پر آجائیں گے۔ اسلام آباد میں فاٹا جرگہ سے ملاقات کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے وفاقی وزیرداخلہ نے کہا کہ فضل اللہ کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں، سوات کے گرفتار شدت پسند رہنما مسلم خان اور ان کے دیگر ساتھیوں سے بعض اہم معلومات ملی ہیں جن کی بنیاد پر شدت پسندوں کے ٹھکانوں کا محاصرہ کیا جارہا ہے۔

(بقیہ از صفحہ 1)

اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ ہمارے وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔“

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 20، 21)

اس ارشاد کی روشنی میں دینی علوم کو عام کرنے کیلئے وقف عارضی کی تحریک میں شرکاء کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔“

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ربوہ میں سحر وافطار 15 ستمبر

انتہائے سحر	5:29
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	1:04
وقت افطار	7:17

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

مکان برائے فروخت
باموقعہ مکان برقبہ دس مرلہ، واقع مکان نمبر 23/54 دارالعلوم شرقی نزد کوٹھی ڈاکٹر لطیف احمد قریشی تین عدد بیڈروم، کچن ٹی وی لاؤنج ڈرائنگ روم تمام سہولیات کے ساتھ
پراپرٹی ڈیلروں سے معذرت فون: 047-6213265

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس 1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمد نواز احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

MBBS & Engineering
in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
➔ Ahmadi Students already studying.
Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
➔ English medium of instruction.
➔ Very appropriate tuition fee.
➔ Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

NOVEL INTERNATIONAL
P-15,Rail Bazar Faisalabad-38000-Pakistan
Tele No:+92(41)2614360-2632483 Fax No:+92(41)2618483
Importers, Exporters & Representatives
Serving the Textiles, Cosmetics, Pharmaceuticals & Oil drilling industry in Pakistan
Representing world well know suppliers from U.S.A, U.K. Italy, Korea and China

FD-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور